بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَنا خَاتَمُ النبیّین لا نبیّ بعدِی

کفریات مرزا

مؤلفہ

مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

و دعوی النبوۃِ بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم کفر بالاجماع

(شرح فقہ اکبری ص۔۲۰۲)

ترجمہ: ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے۔

ملا علی قاریؒ

فہرست مضامین

پیش لفظ

دعاوی مرزا ---------------- ۵

کفریات مرزا۔ ابنیت وشرک کا ایک بھیانک مظاہرہ ۱۱

مرزا قادیانی خدا کے بیٹا تھے (معاذ اللہ) کفریہ الہام ۱۴

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ) ۱۵

عذر لنگ.................... ۱۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر بھیانک حملہ ۲۱

مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے ۲۳

قرآن کی حرمت وحفاظت پر ناپاک حملہ ۲۴

تحریف قرآن کا بھیانک منظر، الفاظ مرزا قادیانی ۲۵

ملائکہ کے وجود سے انکار ۲۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ برتری کا دعوی ۳۱

ایک نیا انکشاف ۳۳

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی کی بدگوئی ۳۹

عذر لنگ.................... ۴۰

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار ۴۰

حضرت مریم صدیقہ ومطہرہ کی عصمت وطہارت پر ناپاک اتہامات ۴۳

حضرت حسینؓ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی گستاخیاں ۴۵

احادیث نبوی کی توہین ۴۷

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (نعوذ باللہ) ۴۸

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد ۵۰

مرزائیوں کی بناوٹی صورت سے دھوکہ نہ کھائیں ۵۱

اہل قبلہ کو کافر کہنے کے اسباب ۵۲

مرزائیوں کے کفر پر امام حرم شیخ عبداللہ السبیل کا تازہ فتوی.......... ۵۳

۵۶

تقریظ

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب مدظلّہ

رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنارس

حامداً و مصلیاً و مسلماً، امّا بعد !

قادیانیت کا فتنہ بلاشبہ اِس دور کا بڑا فتنہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اسلام سے خارج اور کافر ہونا خود اس کی اپنی کتابوں سے اور اس کے وضع کردہ اصولوں کی روشنی میں اتنا واضح ہے کہ اس پر اگر کچھ بھی نہ لکھا جاتا تب بھی کافی تھا؛ تاہم اس کے زیغ وضلال سے امت مسلمہ کو بچانے کے لیے ہر زمانہ میں علماء اسلام نے مختلف زاویوں سے کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کامیاب کڑی حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تالیف ''کفریات مرزا'' بھی ہے جسے علامہؒ نے آج سے پون صدی قبل تالیف کیا تھا۔ حضرت علامہ کا شمار غیر منقسم ہندوستان کے اُن ممتاز اور جید علماء میں ہوتا ہے جن کی تقریر وتحریر عموماً نفسیاتی اصولوں پر مبنی ہوتی تھی اپنے دل نشیں انداز سے محفل کو قہقہہ زار بنا دیتے تھے جیسا کہ اس کتابچہ سے بھی آپ کو محسوس ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ علامہ اپنے دور میں ملک وبیرون میں بیحد مقبول تھے۔

اللہ تعالیٰ نے گرامی قدر جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کو یہ ذوق بخشا ہے کہ وہ جدید تصنیف کی بجائے اکابر امت کے علمی ورثہ کو منظر عام پر لانے کی طرف اپنی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی تحقیق وتسہیل اور حوالوں کی مراجعت وغیرہ کا قابل قدر کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ اسی سلسلے کا ایک اہم کارنامہ حضرت علامہؒ ٹانڈوی کی مذکورہ کتاب کی خدمت بھی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس محنت کو قبول فرماکر اسے قادیانیت سے متأثر افراد کی ہدایت کا ذریعہ اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

۱۶شعبان ۱۴۲۸ھ ۳۱ /اگست ۲۰۰۸ء

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدُ للہ الذی ھد انا لخیر الادیان و الصلوٰۃ و السّلام علی نبی آخر الزّمان، امّا بعد!

فقہاء ومحدثین اورسلف صالحین کی طرح اکابر دارالعلوم دیو بند نے بھی تکفیر کے مسئلہ میں نہایت احتیاط سے کام لیااور کبھی بھی افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوئے۔مثال کے طور پر خوداسی فرقہ ملعونہ قادیانیت کو لے لیجئے کہ باوجوداسکے کہ مرزا کے حال سے واقف کارعلماء نے مرزا کے کفر کا فتوی دے دیا تھا لیکن حضرت گنگوہیؒ چونکہ بذات خود پوری طرح واقف نہ تھے اس لئے آپ نے توقف فرمایا تا آنکہ جب مرزا کا کفرروز روشن کی طرح واضح ہوگیا تو پھر حضرت گنگوہیؒ اور حضرت شیخ الہندؒ وغیرہ دیگر علماءدارالعلوم دیو بند نے اس کے کفر کاکھل کر اعلان کیا جس سے اس طوفان بلاخیز کی کمرٹوٹ گئی۔اورحضرت گنگوہیؒ کے فتوے سے مرزا قادیانی بھی بلبلا اٹھا۔

قادیانی خیالات ونظریات کی تحقیق وتفتیش کے بعد آج ہرشخص یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ سراپا کفرو زندقہ ہی کا نام مرزائیت بنام احمدیت یا قادیانیت ہے۔اس کے باوجودمرزائی اپنی تکفیر کے مسئلہ کو لے کر پوری دنیا میں اپنی مظلومیت کا رونا روتے اورکلمہ طیبہ،نماز وغیرہ پڑھکر اظہاراسلام کے ایسے ایسے نمائشی طریقہ اپناتے ہیں کہ اچھے اچھے لوگ دھوکہ کھا کر مرزائیوں کی حمایت میں کھڑے ہوجاتے اوراُن پر ترس کھانے لگتے ہیں۔لیکن ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنے کی ممانعت ہے اُسی طرح کسی کافر کو مسلمان کہنے کی بھی سخت ممانعت ہے۔پوری امت مسلمہ اورتمام اسلامی مکاتب فکر کے لوگ مرزائیت کے کفر پر جو متفق ہوئے توصرف اورصرف اُن دلائل کی روشنی میں ہوئے جو آج بھی اپنی جگہ قائم ہیں اور مرزائیت کا خبیث پوداجب تک دنیا میں رہے گا وہ دلائل بھی رہیں گے۔لہٰذا مرزائیوں کے لیے نرم گوشہ رکھنے والے احباب کو چاہئے کہ تحقیق حق کے بغیر کسی کافر کو مسلمان کہنے کی وعید سے بچیں اورمرزائیوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر مرزائیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کا

گناہ مول نہ لیں۔

سیکولر ذہنیت سے اگر سوچا جائے تب بھی کسی قیمت پر مرزائیوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا اور نہ مرزائیوں اور مسلمانوں کو ایک قرار دیا جاسکتا ہے۔رہی بات مرزائی دعوؤں کی؛ تو مسلمان ہونے کے ثبوت میں محض مرزائی دعوؤں کو پیش کیا جانا نہ صرف یہ کہ بے سود وباطل ہے بلکہ ان کا پیش کرنے والا مسئلے کو غلط رخ دینے کا مجرم قرار پاتا ہے۔کیونکہ مرزائی خیالات ونظریات جب خوداُن دعوؤں کی تردید کرتے ہیں تو اُن کا اعتبار ہی کیا رہ جاتا ہے چہ جائیکہ انھیں بطور دلیل پیش کیا جائے۔مثلاً آپ غور فرمائیں۔

اپنے لیٹریچر اور دنیا کی مختلف عدالتوں میں بھی بحث کے دوران قادیانیوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے جو مرزا کو نہ مانتا ہو۔چنانچہ مرزا نے لکھا ہے:

’’خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمھارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔‘‘(حاشیہ تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ص ۶۴،تصنیف ۱۹۰۲ء)

اس میں تین باتیں قابل غور ہیں۔

(ا)......قادیانیوں کے نزدیک اعمال وعبادات کی صحت وقبولیت مشروط ہے مرزا قادیانی کی ذات وشخصیت سے جبکہ مسلمان کہے جانے والے تمام فرقوں کے نزدیک مدار قبولیت حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔لہٰذا یہ بات کھل کر واضح ہوگئی کہ قادیانی اور مسلمان دونوں ایک نہیں ہوسکتے اس لئے کہ دونوں کے اعمال وعبادات،دوالگ الگ ذاتوں سے مربوط ہیں۔پھر دونوں ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیسے پڑھ سکتے ہیں۔

قادیانیوں کے مذکورہ اقرار کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کی تعلیمات وہدایات سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے عقائد واعمال وعبادات مرزا قادیانی کی ذات سے مربوط ہیں اور مسلمانوں کے عقائد واعمال حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں۔اس کے بیشمار حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں مختصراً ثبوت کے لئے کچھ حوالے اُن لوگوں کے لیے پیش ہیں جو سیکولر ذہنیت رکھنے کا دعوی کرتے ہیں۔مرزا نے لکھا ہے:

ا۔۔’’خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں

کے لئے اس کو مدارِ نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے''

(اربعین نمبر۴ درخزائن ج ۱۷ص ۴۳۵_تصنیف دسمبر ۱۹۰۰ء)

۲......''ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہو مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔''

(قول مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا قادیانی، کلمۃ الفصل ص ۱۲۳ مندرجہ ریویو، ۱۹۱۵ء)

اِن دونوں حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ قادیانی خیالات ونظریات میں مدارِ نجات مرزا قادیانی کی ذات ہے نہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات۔ جبکہ اسلامی عقائد و نظریات میں مرزا قادیانی کی ذات کو ماننا ہی کفر و زندقہ ہے لہٰذا یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ قادیانی اور مسلمان دونوں ایک نہیں ہوسکتے اور نہ ایک کہے جاسکتے ہیں۔

(۲)......محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اپنی نجات کا دار و مدار ماننے والے مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ کسی کے یہاں نماز صحیح ہونے کے لئے مرزا کی ذات پر ایمان لانا کوئی شرط نہیں؛ جیسا کہ فریضۂ حج کے دوران عملی طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح مرزا کی ذات کو نماز میں مشروط مان کر قادیانیوں نے اس مسئلہ میں خود کو ملت اسلامیہ سے بالکل الگ ایک جماعت ہونے کا اقرار کیا ہے۔ قادیانیوں کا یہ اقرار عقائد و اعمال اور روٹی سے لے کر مٹی تک، زندگی کے تمام شعبوں میں مسلمانوں سے الگ ہونے اور قادیانیوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے۔ مزید اس کی تائید مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کے دوٹوک فیصلہ سے بھی ہوتی ہے جو موجودہ دور کے دانشوروں اور مرزائیوں کی تکفیر میں نرم گوشہ رکھنے والوں کے لئے پیش ہے۔

''اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعودؑ کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکروں کو کافر جانو یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو کیونکہ آیت کریمہ صاف بتا رہی ہے کہ اگر مدعی کافر نہیں ہے تو مکذب ضرور کافر ہے پس خدارا اپنا نفاق چھوڑو اور دل میں کوئی فیصلہ کرو۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۲۳)

(۳)......جو لوگ مرزائیوں کی حمایت میں نرم گوشہ رکھتے ہیں ان کو اس بات کی جانب توجہ دلانا از بس ضروری ہے کہ مرزا قادیانی کی ذات کے ساتھ ایمان، نجات، اور معاشرتی زندگی کو مشروط مان کر خود مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء نے دوٹوک لفظوں میں یہ فیصلہ واضح کردیا ہے کہ مسلمان اور قادیانی یہ دونوں دو کمیونٹی کے لوگ قرار دیئے جائیں گے۔ یہ دونوں کسی پلیٹ فارم پر بھی ایک قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ اب دنیا کی کسی عدالت کو بھی مدعی کے اقرار کو بحال رکھنے کا حق تو حاصل ہے اس کے برعکس فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہوسکتا۔ مدعی قادیانیوں نے جب یہ فیصلہ واضح کردیا کہ ''یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو'' تو مناسب یہی ہے کہ ان کے اس فیصلہ کو مان لیا جائے کہ یہ دونوں دو کمیونٹی کے لوگ ہیں ایک جگہ نہ جمع ہوسکتے ہیں نہ ایک قبرستان میں دفن ہوسکتے ہیں۔

ان تینوں امور کو سامنے رکھ کر آپ خود فیصلہ کریں کہ ایک طرف مسلمان ہونے کا زبانی دعویٰ اور دوسری طرف علمی طور پر مسلمانوں سے علیحدگی کے تصورات ونظریات؛ یہ دونوں ایک جگہ کیسے جمع ہوسکتے ہیں۔ یقیناً قول وعمل میں تضاد کی صورت میں زبان و دعویٰ پر عمل کو ترجیح دی جائے گی اور قادیانیوں کو خود ان کے عمل و فیصلہ کی بنیاد پر غیر مسلم ہی کہا جائے گا۔

بعض لوگ قادیانیوں کی جانب سے پھیلائے ہوئے اس مغالطہ میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ مسلمان کہے جانے والے تمام مکاتب فکر کے لوگ آپس میں خود ہی ایک دوسرے کی تکفیر کرتے رہتے ہیں گویا علماء کا یہ ایک مشغلہ ہے اس لیے ان سب لوگوں نے ملکر اگر قادیانیوں کی تکفیر کی تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ باہمی تکفیر کے یہ فتوے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں یعنی تمام بریلویوں نے تمام دیوبندیوں کی یا دیوبندی مکتب فکر کے تمام علماء نے تمام بریلویوں کی یا تمام اہل حدیث یا جماعت اسلامی وغیرہ نے کلی طور پر ایک دوسرے کی تکفیر کبھی نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مکتب فکر میں چند عناصر ایسے رہے ہیں جو فروعی مسائل کو باہمی تشدد کی بنیاد پر تکفیر کی حد تک لے گئے ورنہ اعتدال پسند علماء کی اکثریت نے ہمیشہ اس بے احتیاطی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشترکہ مسائل میں تمام مکاتب فکر کے مسلمان ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔ جبکہ قادیانیوں کے کفر پر تمام مکاتب فکر کے علماء بحیثیت جماعت متفق

ہیں گویا یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کی تکفیر کو مسلمانوں کے باہمی غلط فہمی پر مبنی تکفیر پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

مرزا قادیانی کے کفریہ اسباب ہی پر مشتمل حضرت علامہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مختصر رسالہ ہے جس میں حضرت مصنفؒ نے خود مرزائی تحریروں کی روشنی میں مرزائیوں کے اسلام مخالف خیالات ونظریات کی تحقیق وتفتیش فرمائی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ان عقائد کے ہوتے ہوئے مرزائی مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں۔ اس رسالہ کا وزن اور حیثیت متعین کرنے کے لیے یہ بتانا کافی ہوگا کہ یہ وہی رسالہ ہے جو امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے مشہور مقدمہ قادیان ۱۳۵۲ھ میں بطور ثبوت وجرح پیش کیا گیا تھا۔

بہرکیف جدید کمپوزنگ وسیٹنگ وعلامات ترقیم کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ بعض مقامات پر حواشی یا ذیلی عنوان، بڑھانے بھی ضرورت پیش آئی ہے۔ مرزائی عبارات کے حوالے مرزائی رسم الخط کے ساتھ ''روحانی خزائن'' نامی سیٹ سے درج ہیں تاکہ مرزائی انکار نہ کرسکیں۔

یہ رسالہ کہیں اور دستیاب نہ ہوسکا تو احتساب قادیانیت کے جلد نمبر ۷ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے لیا گیا ہے اِس نئی کتابت کا سارا دارومدار اسی ایڈیشن پر ہے جو حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی لندن نے فراہم کیے تھے۔ اس سلسلہ میں ہم باوا صاحب اور عالمی مجلس کے اکابر دونوں کے شکر گذار ہیں کہ انھوں نے اکابر کے اس وقیع علمی سرمایہ کو محفوظ رکھا اور اس سے امت کو استفادہ کا موقع فراہم فرمایا۔ **فجزاھم اللہ خیراً** ۔

قادیانیوں کی تکفیر پر امام الحرمین شیخ عبداللہ السبیل زید مجدہم کا تازہ فتویٰ بھی رسالہ کے اخیر میں شامل کردیا گیا ہے جو باوا صاحب مدظلّہ نے حال ہی میں حاصل کیا ہے۔

شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
۲۴ شعبان ۱۴۲۸ھ ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسّلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ الہ و اصحابہ اجمعین ۔

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو؟

مرزا غلام احمد قادیانی مقام قادیان ضلع گورداس پور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ کے بعد کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار کی ملازمت کی۔ لیکن اس پر بھی آپ کو خورد ونوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں ملی، تو آپ نے مختاری کا امتحان دیا۔ بد قسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی، تو جلب منفعت وطلب زر کی چلتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا شائع کیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جاوے گی جو ایک اشتہار ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی اور قیمت اس کی پانچ روپئے اور دس روپئے فی جلد پیشگی ہوگی۔

(اشتہار براہین احمدیہ دردیباچہ خزائن ج ا ص ۳)

مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کی آواز پر لبیک کہا اور چہار طرف سے روپئے کی بارش ہوگئی اور مرزا قادیانی مالا مال ہوگئے۔ جب مرزا قادیانی کی منہ مانگی مراد حاصل ہوگئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کردیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقلمند چہارم کہہ سکے) کے آخیر میں یہ لکھ کر کہ ''اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے'' اس کی اشاعت بند کردی۔ جب لوگوں نے اپنے روپئے کا تقاضہ کیا تو ان کو ''دنی الطبع کمینہ سفیہہ'' وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہڑپ کرگئے۔

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۴۲۲)

اس اثناء میں مرزا قادیانی کو خورد و نوش کی پریشانیوں سے نہ صرف نجات ملی بلکہ ایک دولت مند و متمول رئیس ہو گئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی اُمید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبّروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اُسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ابتک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱، نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۰، اربعین نمبر ۲ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۱)

مرزا قادیانی جیسے آزاد، روشن و متلون المزاج، اس بے فقری و تمول میں ایسے سرشار و بدمست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب و وقیع منازل کے پریشان خواب دیکھنے لگے۔

دعاوی مرزا

چنانچہ آپ اتنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے ہیں کہ بقول شخصے ''داڑھی سے موچھیں بڑی''، فرماتے ہیں کہ:

۱......میں محدث ہوں۔ ۲......مجدد ہوں۔ ۳......مسیح موعود ہوں۔ ۴......مثیل مسیح ہوں ۵......مہدی ہوں۔ ۶......ملہم ہوں۔ ۷......حارث موعود ہوں۔ ۸......رجل فارسی ہوں۔ ۹......کرشن اوتار ہوں۔ ۱۰......خاتم الانبیاء ہوں۔ ۱۱......خاتم اولیاء ہوں۔ ۱۲......خاتم الخلفاء ہوں۔ ۱۳......چینی الاصل ہوں۔

(۱)......ان تمام دعوؤں کو ذیل کے حوالوں میں بحوالہ روحانی خزائن دیکھئے:
(۱) توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۱۷، ۱۸۔ (۲) حمامۃ البشریٰ خ ۷ ص ۱۱۱۔ (۳) ازالۃ الاوہام خ ۳ ص ۶۸۶۔ (۴) تبلیغ رسالت ص ۲۱ جلد ۱۔ (۵) تذکرۃ الشہادتین خ ۲۰ ص ۲، ۳ (۶) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۸۔ (۷) ازالہ اوہام حاشیہ خ ۳ ص ۹۷۔ (۸) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۹۔ (۹) لیکچر سیالکوٹ خ ۲۰ ص ۳۳۔ (۱۰) ایک غلطی کا ازالہ خ ۱۸ ص ۸، ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۸۔ (۱۱) خطبہ الہامیہ خ ۱۶ ص ۳۵۔ (۱۲) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۱۵۹۔ (۱۳) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۳۹۔ (ش)

۱۴......معجون مرکب ہوں۔ ۱۵......یسوع کا ایلچی ہوں۔ ۱۶......مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔ ۱۷......حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸......رسول ہوں۔ ۱۹......مظہر خدا ہوں۔ ۲۰......خدا ہوں۔ ۲۱......مانند خدا ہوں۔ ۲۲......خالق ہوں۔ ۲۳......خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴......خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵......خدا کی بیوی ہوں۔ ۲۶......خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷ بروزی محمد و احمد ہوں۔ ۲۸......تشریعی نبی ہوں۔ ۲۹......حجر اسود ہوں۔ ۳۰......ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱......آدم ہوں۔ ۳۲......نوح ہوں۔ ۳۳......ابراہیم ہوں۔ ۳۴......یوسف ہوں۔ ۳۵......موسیٰ ہوں۔ ۳۶......داؤد ہوں۔ ۳۷......سلیمان ہوں۔ ۳۸......یعقوب ہوں۔ ۳۹......تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰......تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱......احمد مختار ہوں۔ ۴۲......بشارت اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔ ۴۳......مریم ہوں۔ ۴۴......میکائیل ہوں۔ ۴۵......بیت اللہ ہوں۔ ۴۶......آریوں کا بادشاہ ہوں۔ ۴۷......امام الزماں ہوں۔ ۴۸......شیر ہوں۔ (قالین کے) ۴۹......محی ہوں (زندہ کرنے والا) ۵۰......ممیت ہوں (مارنے والا)۔

(۱۴) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۴ (۱۵) تحفہ قیصریہ خ ۱۲ ص ۲۳۔ (۱۶) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۷) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۱۳۔ (۱۸) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۹) حقیقۃ الوحی ۲۲ ص ۱۵۴۔ (۲۰) آئینہ کمالات اسلام خ ۵ ص ۵۶۴۔ (۲۱) اربعین حاشیہ خ ۱۷ ص ۲۵۔ (۲۲) نصرۃ الحق خ ۲۱ ص ۹۵۔ (۲۳) اربعین نمبر ۳ خ ۱۷ ص ۲۹۔ (۲۴) حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۸۶ (۲۵) تتمہ حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۱۴۳ (۲۶) حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ (۲۷) حقیقۃ الوحی ص ۷۲ (۲۸) اربعین نمبر ۴ خ ۱۷ ص ۷) (۲۹) ضمیمہ حقیقہ الوحی الاستفتاء خ ۲۲ ص ۴۱۔ (۳۰) نصرۃ الحق خ ۲۱ ص ۹۰ (۳۱) نصرۃ الحق ص ۸۵ (۳۲) نصرۃ الحق ص ۸۶ (۳۳) نصرۃ الحق ص ۸۷ (۳۴) نصرۃ الحق ص ص ۸۸ (۳۵) نصرۃ الحق ص ۸۸ (۳۶) نصرۃ الحق ص ۸۹ (۳۷) نصرۃ الحق ص ۸۹ (۳۸) درثمین ص ۸۵ (۳۹) نصرۃ الحق خ ۹۰ (۴۰) درثمین فارسی ص ۲۸۷ (۴۱) درثمین فارسی ص ۲۸۷ (۴۲) القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام خ ۳ ص ۶۷۳ (۴۳) حقیقت الوحی خ ۲۲ ص ۳۴۸ (۴۴) حاشیہ اربعین نمبر ۳ خ ۱۷ ص ۲۵ (۴۵) حاشیہ اربعین نمر ۴ خ ۱۷ ص ۱۵ (۴۶) حقیقت الوحی خ ۲۲ ص ۱۵۵ (۴۷) ضرورۃ الامام خ ۱۳ ص ۲۴ (۴۸) کرامات الصادقین خ ۷ ص ۵۴ (۴۹) خطبہ الہامیہ ص ۲۳ (۵۰) خطبہ الہامیہ ص ۲۳۔ (ش)

مرزا قادیانی کے ان کفر آمیز بلند و بانگ دعاوی مختلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقلمند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ کا قلب ایمان سے اور دماغ عقل سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح الدماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہوسکیں۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

''راست باز اور عقلمند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا''

(ست بچن خزائن ج۱۰ص۱۴۲)

اور

''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے''

(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ص۲۷۵)

اس لیے مرزائیو! بتاؤ کہ مرزا قادیانی بقول خود کون تھا؟۔

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس فرمان کو پڑھیے کہ:

''کیوں کہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بُلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرسکتے'' (ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۱۹۷)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے ان مذکورۃ الصدر دعاوی مختلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی القاء والہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم والہام کے مطابق رسالت ونبوت حتیٰ کہ خدا کا دعویٰ کیا۔ اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر کا یقین کرے گا کہ مرزا قادیانی (معہ اپنی امت کے) مومن ومسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان لعین کی کارفرمائیاں تھیں۔ کیوں کہ خدائے برتر اس قسم کی بکواس ومتضاد خیالات سے منزہ اور وراء الوراء ہے۔

کفریات مرزا

ابنیت وشرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسلمہ مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں ایسا بے نظیر و بے مثل ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت ومشارکت کا وہم بھی نہیں کرسکتی اور وہ انسانی عقل وادراک سے وراء الوراء اور انسانی عیوب و ہر قسم کے نقائص سے مبرا ومنزہ ہے۔ چنانچہ اس مستحکم مسئلہ توحید الٰہی پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہوا شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام وکشوف اور اقوال وافعال توحید الٰہی اور قرآن وحدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے، وہ شیطانی الہامات وکشوف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱...... ''جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال) جو الہام وکشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے''

(ترجمہ از عربی، آئینہ کمالات اسلام خزائن ج۵ص۲۱)

۲...... ''اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا'' (تبلیغ رسالت ج۲ص۲۵، مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۳۵)

اسی معیار پر مرزا قادیانی کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح اتر آئیں تو فبہا ورنہ وہ الہامات شیطانی ہیں۔ وہ شیطان مرزا قادیانی سے

کھیل کررہا ہے اور دونوں نامور و مشہور ہستیاں (مرزائے قادیان اور شیطان) مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جد وجہد کررہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج، کافر، ملعون ماننے پر مجبور وحق بجانب ہیں۔

مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا:

۱......'' اسمع ولدی ''سن اے میرے بیٹے مرزا'' (البشریٰ جلد۱ص ۴۹)

۲......''انت منی بمنزلة ولدی ''اے (مرزا) تو میرے بیٹے کے برابر ہے
(حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص ۸۹)

۳......'' انت منی بمنزلۃاو لادی '' (دافع البلاء خزائن ج۱۸ص ۲۲۷)

۴......''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اور ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور صاحبِ مقام ہٰذا کے ظہور کو خدا یتعالےٰ کا ظہور قرار دیا اور اُس کا آنا خدا یتعالےٰ کا آنا ٹھہرایا ہے''
(توضیح مرام خزائن ج۳ص ۶۴)

کون نہیں جانتا کہ اسلام میں عقیدہ ابنیت وولدیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر توحید الٰہی کی بنیادیں خوب مستحکم ومضبوط کردی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ اخلاص و دیگر آیات اور اسلام کا مشہور کلمہ لاالٰہ الا اللہ اس پر شاہد ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی ولدیت وابنیت کا اعلان کررہے ہیں تو اسلامی شریعت میں مرزائیت کو وہی درجہ حاصل ہے جو عیسائیت کا ہے۔ یعنی ان دونوں کے پیرو اسلام میں داخل نہیں ہیں۔

کفریہ الہام

۱...... '' انما امرك اذا اردت شيًاان تقول له كن فيكون ''
(حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص ۱۰۸)

۲......اے مرزا تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ہوجا کہے تو ہو جاتا ہے''
(رسالہ ریویو نمبر۳ ج۴ص ۱۳۰ بابت مارچ ۱۹۰۵ء)

۳......''اے غلام احمد اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صرف کہہ دے کہ ہوجا، وہ چیز ہو جاتی ہے''
(اخبار بدر مورخہ ۲۳ رفروری ۱۹۰۵ء)

قرآن کریم میں یہ صفتِ کن فیکونی صاف صاف '' اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ. (یٰسین:۸۲) باری تعالیٰ ہی کے لیے خصوصیت سے بیان کی گئی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اپنے حق میں اس کو چسپاں کرتے ہیں تو حسب اصول شریعت یہ الہام شیطانی اور باطل ہے اور مرزا قادیانی اس الہام پر عقیدہ واعتماد رکھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں اور جو لوگ باوجود اس کفر کے مرزا قادیانی کو مسلمان وغیرہ تصور کرتے ہیں ان کے لیے بھی اسلام میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

۴......'' انت منی و انا منک '' (دافع البلاء خزائن ج۱۸ص ۲۲۷)[1]

۵......''انت معی و انا معک ...... اعمل ما شئت فانی غفرت لک ''
(البشریٰ ج۱ص ۴۶)

۶......'' انت من مائنا و هم من فشل'' (اربعین نمبر۳ خ ج۱۷ص ۴۲۳)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایہ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف ہے اور کفر و شرک سے لبریز ہے اس لیے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا قادیانی (جو اس کے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں؛ اسلام کے نہیں۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

۷......'' اعطیت صفة الافناء و الاحیاء من الرب الفعال ''

ترجمہ: مجھ کو فنا کرنے زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے'' (خطبہ الہامیہ ج۱۶ص ۵۵)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔

[1] ۴۔ تو مجھ سے ہوا میں تجھ سے۔ ۵۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ تیرا جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ تیرے بخش دیئے۔ ۶۔ مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ مصنفؒ

لیکن مرزا قادیانی کی ہوس رانی وکفر گوئی ملاحظہ فرمائیے کہ ’’احیاء وافناء کا مالکانہ‘‘ اختیار آپ کو حاصل ہے۔یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کا دعوی نمرود کے دعوے’’ اَنَـا اُحیِ وَ اُمِیتُ‘‘ (البقرۃ:۲۵۸) کے دوش بدوش ہے۔اس لیے ہم تمام مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ یہ کیسی چال کی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

۸......’’جس نے مجھ سے بیعت کی رب سے بیعت کی‘‘

(مفہوم: دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۲۶)

۹......’’اللہ تعالیٰ میری محفل میں حاضر ہوا‘‘ (خزینۃ المعارف ج اص۱۵۶)

مرزائیو! یہ تم کو مبارک ہو کہ تمھارے گُرو پیر، مرزا قادیانی کی بیعت خدا تعالیٰ کی بیعت ہے۔جبھی تو خدا، مرزا قادیانی کی بزم میں حاضر ہوا۔

ناظرین فرمائیے! ایسے شخص کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۱۰......الف’’خدا قادیان میں نازل ہوگا‘‘ (البشری ج اص۵۶)

ب ’’اب خدا خود نازل ہوگا اور اُن لوگوں سے آپ لڑے گا۔جو سچائی سے لڑتے ہیں۔‘‘ (کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۷۶)

ایک پر لطف الہام اور ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند تعالیٰ مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے رہا ہے کہ:

’’انّا نبشّرک بغلام مظھر الحق و العلیٰ کاَنّ اللہ نزل من السّمآء‘‘

(حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۹۸)

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔گویا

خود خدا آسمان سے اترے گا۔گویا معاذ اللہ خدا مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے کر اُن کا بیٹا بنا۔حاشا وکلا! اگر ایسے لوگوں کے لیے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہوسکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں؟۔

۱۱......’’ اغفر و ارحم من السماء ربنا عاج ‘‘

(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج اص۶۶۲)

مرزائیو! عاج کے معنی تمھارے گُرو مرزا قادیانی کو معلوم نہیں ہوئے لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل، گوبر (منتخب اللغات ص۳۰۴) وغیرہ ہیں۔لہٰذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت، استخوان، گوبر، لید، سمجھ سکتے ہو۔جیسی گنجی دیوی ویسے اُس کے اُوت پجاری۔

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ عنقریب خدائی کا دعوی کروں گا اور میری امت اس کی تصدیق کرے گی۔چنانچہ آپ خدا بن بیٹھے لیکن افسوس ان کی امت نے اس دعویٰ خدائی کی تصدیق نہیں کی۔مگر اہل اسلام کو فرعون ونمرود جیسا خدا تسلیم کرتے ہیں۔

۱......’’ رایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو‘‘

(آئینہ کمالات اسلام خزائن ج۵ص۵۶۴)

میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

۲......’’دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں’’خدا کے مانند‘‘

(اربعین نمبر۳ حاشیہ خزائن ج۱۷ص۴۱۳)

قرآن مجید بلند آواز سے کہہ رہا ہے’’ لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیءٌ ‘‘(شوری۱۱) وہ بے مثل ہے۔ مگر چودھویں صدی کے مجددِ کفر وبدعت، مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں خدا کے مانند ہوں۔

اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت قطع و یقین سے کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ مرزائی دنیا میں مرزا قادیانی کا دعویٔ خدائی کچھ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ تو ان کے کاسہ لیسوں و عبودیت کشوں نے اس دعوے کی اس طرح سے مرمت کی کہ یہ دعوی خواب کا ہے جیسا کہ عبارت مرزا قادیانی میں خود موجود ہے کہ ’’میں نے خواب ...... الخ‘‘ اس لیے اس دعوے کی نہ کچھ حقیقت ہے اور نہ اعتبار کے قابل۔

اگرچہ امت مرزائیہ نے مرزا قادیانی کو زبردستی مرتبہ ربوبیت والوہیت سے گرا کر بندوں اور انسانوں کے زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے اس دعویٔ خدائی کی طنابیں کچھ ایسی نہیں تھیں جو ڈھیلی ہو جاتیں۔ کیوں کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:

’’نبی کی خواب تو ایک قسم کی وحی ہوتی ہے‘‘ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۰۴)

۳...... ’’اور جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں...... وہ بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے‘‘

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اور آپ (مرزا جی) کا مشہور الہام ہے:

۴...... ’’**وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ**‘‘

(مرزا) اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وحی والہام کے موافق بولتا ہے۔

(اربعین نمبر ۳ ج ۱۷ ص ۴۲۶)

اور مرزا قادیانی (بقول خود) نبی و رسول اور ملہم ہیں اور امت مرزائیہ مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت اور الہام پر ایمان رکھتی ہے اور اسی کو سرمایہ نجات سمجھتی ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی کا یہ دعویٔ الوہیت، منامی و خیالی نہیں بلکہ حقیقی و قطعی ہے۔ حیرت و افسوس ہے اس مرزائی خدا کے نافرمان و سرکش بندوں پر جو اس کی اُلوہیت کے کنگروں کے مسمار کرنے میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ہم تمام مسلمان، مرزا قادیانی کے اس دعویٔ خدائی

کی قدر کرتے ہوئے یہ قطعی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کا یہ دعوی فرعون کے دعویٰ ’’اَنَـا رَبُّـکُـمُ الاعلی‘‘ (النازعات:۲۴) کے دوش بدوش ہے اور یہ دونوں نامور ہستیاں ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں، مرزائیو! سنتے ہو!

مجھ سا مشتاق زمانہ میں نہ پاؤ گے کبھی
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اور لطف یہ کہ اس قسم کے تمام شرکیہ و کفریہ اقوال کے متعلق مرزا قادیانی کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد وحی الٰہی و الہام ازلی پر ہے کہ جس طرح قرآن کریم کا لفظ لفظ وحی الٰہی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں و عیبوں سے پاک ہے اسی طرح ہمارے یہ الہامات ہیں۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح میں بھی ’’وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی‘‘ کے ماتحت بولتا ہوں اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرتا۔

۱...... آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام
ہمچوں قرآں منزہ اش دانم — از خطاہا ہمیں است ایمانم
(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲...... ’’مگر مَیں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اِن الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح مَیں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اِس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں‘‘ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

۳...... ’’مَیں خدا تعالےٰ کی تیئیس ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر ردّ کر سکتا ہوں۔ مَیں اُسکی اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں‘‘

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

ان خرافات وکفریات کوکلام الٰہی سمجھنااوراس پرایمان واعتقادرکھنا ہی مرزائیت کے فنا فی الکفر و بد دینی کی ایک نہ مٹنے والی علامت ہے۔کیوں کہ مرزائی دنیامیں خداایک ایسی ذات تسلیم کیا گیا ہے کہ جس نے سابقہ وحیوں اور کلاموں میں اپنی وحدانیت اور اُلوہیت کو مدلل کر کے جزوایمان و باعث نجات قرار دیا اور اُن مذاہب و ادیان کو جنھوں نے توحید و اُلوہیت کے خلاف آواز بلند کی ان کو باطل پرست کفرنواز ،مشرک قرار دے کر اخروی نجات سے محروم کر دیا۔لیکن اسی خدا کی جدت نوازی وتجدد پسندی ملاحظہ فرمائیے کہ اپنی وحدانیت و بےنظیری پر پانی پھیر دیتا ہے اور مرزائیت کے آسمانی دولہا کو مسند اُلوہیت پر بٹھا کر اپنا شریک وسہیم تسلیم بنالیتا ہے(معاذ اللہ) ایں چہ بوالعجبی است۔

عذرلنگ

جب مسلمان ،مرزا قادیانی کے اس قسم کے کفریات وخرافات پیش کر کے ان کو دائرۂ اسلام سے باہر اور ان کی نبوت و رسالت وغیرہ کو خاکستر کر دیتے ہیں تو مرزائیت کے کاسہ لیسوں میں ایک عجیب قسم کی سراسیمگی وکھلبلی پڑ جاتی ہے اور ایک فریب وعذر لنگ، اسلام و مرزا کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جس قدر الہامات واقوال بظاہر شریعت اسلامیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں وہ سب حالاتِ وجد وجذب کے ہیں۔
جیسا کہ اسلام میں بہت سے بزرگانِ سلف مثل بایزید بسطامی ،منصور ،امام شبلی ،وغیرہم کے ایسے مشہور اقوال ہیں جن کو شریعتِ اسلامیہ سے کچھ لگاؤ نہیں بلکہ ظاہراً سراسر کفر و شرک ہیں۔لیکن علماء اسلام ان کے متعلق حالت سکُر وجذب کا عذر پیش کر کے ان بزرگوں کو معذور سمجھتے ہیں جس سے ان کے اسلام وایمان میں تو درکنار، کرامت و بزرگی میں بھی فرق نہیں آتا ہے۔اسی طرح مرزا قادیانی کے اقوال والہامات بھی مجذوبانہ حالت میں صادر ہوئے ہیں،اس لیے آپ کے اسلام وایمان پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑے گی۔

ناظرین! امت مرزائیہ کا یہ ایک چلتا ہوا فریب ومنتر ہے جو سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کو قابو میں لانے کے لیے تراشا گیا ہے۔ورنہ اس کی حقیقت نقش برآب سے

بھی بالاتر ہے۔

اوّل: تو اس لیے کہ صوفیائے کرام نے اپنی وجدانی حالت میں جو کچھ فرمایا ہے، اس کی بنیاد وحی الٰہی اور نبوت خداوندی پر نہیں رکھی ؛یعنی انھوں نے نہ دعوئ نبوت کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ من جانب اللہ الہام و وحی الٰہی ہے۔بخلاف مرزا قادیانی کے وہ مدعی نبوت تھے اور ان تمام تر اقوال والہامات کو وحی الٰہی کہتے تھے اور نبی وہ ہے جو اپنے اقوال وجذبات پر قابو رکھتا ہے۔اُس پر جذب وسکُر طاری نہیں ہوتا۔اس لیے مرزا قادیانی کی حالت کو صوفیائے کرام کی حالت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ثانیاً: صوفیاء کرام کے ایسے اقوال کو شرعی حیثیت سے کچھ وقعت نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ خود انھوں نے اپنی غیر وجدانی حالت میں شریعت کو ملحوظ رکھ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور نادم ہو کر استغفار کیا ہے۔اسی وجہ سے وہ اقوال صوفیاء کی اصطلاحات میں شطحیات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔جن پر عقائد کے مدار ہیں نہ اعمال کے۔اور نہ اس کے انکار کرنے والے کافر و فاسق ہیں۔مگر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ اپنے ان اقوال کو الہام و وحی کی صورت میں پیش کر کے نہ صرف اس کے منکر کو بلکہ متردد کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ توبہ واستغفار تو درکنار بڑی بے باکی سے اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے یار وفادار، شریک وسہیم تو ایسے بلند پایہ حقائق کی طرفہ روزگار تاویلیں فرما کر سراہتے ہیں کہ اس سے توبہ بھلی۔

ثالثاً: علماء اسلام نے ایسے اقوال کی وجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیا ہے اور جب تک وہ تائب نہیں ہو گئے ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

بہر حال چونکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت وملہم من اللہ ہے،اس لیے ان کے حالات و الہامات کو صوفیاء کرام کے احوال واقوال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔اس لیے مرزا قادیانی اپنے ان کفریہ الہامات کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایک شرمناک حملہ

دعوائے نبوت

مسئلہ توحید باری عزاسمہ کے ساتھ ساتھ اس امر کا قطعی اقرار کرنا ضروری و ناگزیر ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ دنیا کے ایک آخری نبی ہیں، جس کے بعد کسی قسم کا تشریعی وغیر تشریعی، ظلی و بروزی، جنگلی وکوہی کوئی بھی نبی نہیں آسکتا ہے اور اس مسئلہ ختم نبوت کی تمام تر بنیاد قرآن کریم کی بیشمار آیات، واحادیث کے بے پایاں ذخیرے پر ہے۔ جس میں صاف صاف اس امر کا ذکر موجود ہے کہ ختم نبوت، ایمان واسلام کا ایک ایسا جزو ہے جس کے انکار سے ایمان واسلام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ان آیات واحادیث کی روشنی وتابانی کی وجہ سے جن جن لوگوں نے اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالی شاہان اسلام نے ان کی نہ صرف اس مصنوعی نبوت کو بلکہ ان کی ذات کو موت کے گھاٹ اتار کر اسلامی فضا کو خس وخاشاک سے پاک وصاف کردیا ہے اور خود مرزا قادیانی کا بھی مدعی نبوت کے متعلق یہ خیال ہے لکھتے ہیں کہ:

۱.....''اور سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں''

(مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۳۰)

۲.....''میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بیدین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں'

(مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۵۵)

اس کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے دعاوی ملاحظہ فرمائیے:

۱.....''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں''

(ملفوظات ج۱۰ص۱۲۷، اخبار بدر۵/مارچ ۱۹۰۸ء)

۲.....''سچا خدا وُہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''

(دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

۳.....مَیں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۵۰۳)

اس کے علاوہ تجلیات الٰہیہ خزائن ج۲۰ص۴۱۲، اربعین نمبر۴ خزائن ج۱۷ص۴۵۴' وغیرہ میں دعوی نبوت موجود ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے ان دعاوی کو دیکھ کر ہر شخص یقین کرلے گا کہ ختم نبوت کے خلاف یہ دعوی کفر اور اس کا مدعی کافر وخارج از اسلام ہے۔ اس لیے از روئے اصول شریعت اور مرزا قادیانی بقول خود اس کفریہ دعوے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱.....''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے'' (اربعین نمبر۴ حاشیہ خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

۲.....''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''

(اربعین نمبر۴ خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

۳.....''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تُو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ **ھو الذی ارسل رسُولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ**'' (اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

۴.....''اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی

اس کے مثیل ہونے کی طرف...... یہ اشارہ ہے **و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**‘‘ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

مرزا محمود قادیانی خلیفہ اس قول مرزا قادیانی کی شرح کرتے ہیں:

۵...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی ’’ **ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** ‘‘ کا میں ہی ہوں‘‘ (القول الفیصل ص ۲۷)

۶...... ’’اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی‘‘ (انوار خلافت ص ۳۳)

اسلامی دنیا کا کوئی فرد اس سے بے خبر نہیں ہے کہ آیت ’’ **ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُولَہٗ بِالْھُدیٰ** ‘‘ (التوبہ ۳۳) اور بشارت **اِسْمُہٗ اَحْمَد** خاص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی جو دنیا میں اسلام جیسا دین اور قرآن کریم جیسی کتاب لے کر مخلوق خدا کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے اور تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو بلند کیا۔ لیکن مرزا قادیانی کی آنکھوں میں سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف خاص کانٹوں کی طرح کھٹکا اور رشک وحسد و جاہ پرستی کی چنگاریوں نے مرزا قادیانی کے تمام جسم میں آگ لگا دی۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ ’’ان اوصاف خاصہ کا مصداق صرف میں ہی ہوں‘‘ اپنی ان حاسدانہ چنگاریوں پر پانی کا کچھ چھینٹا ڈال دیا اور اپنی جاپ پرور اور ہوس راں زندگی کے لیے قدرے سامان مہیاء کر لیا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے یہ دعاوی ان کیلئے دنیوی ذلت واخروی عذاب کے باعث بن گئے۔ اس لیے کہ اس بے حقیقت و کفری دعوے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و مقصد بعثت کو ناکام بنانے اور خود کو پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر و بہتر ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی گئی ہے۔

پھر ایسے مدعی کو وہی شخص مومن و مسلم کہہ سکتا ہے جو خود بھی اسلام وایمان کے دامن سے وابستہ نہ ہو۔

اور مرزا قادیانی کے ان ادعائے باطل کی وجہ سے آپ کے ایک مرید، ظہیر الدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل و رسول حقیقی اور صاحب شریعت و صاحب کتاب مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ کی جگہ **لاالٰہ الا اللہ احمد** (مرزا قادیانی) **جریُ اللہ**‘‘ پڑھتے ہیں اور قادیانی مسجد اقصی اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں۔ (مفہوم از رسالہ المبارک) اور مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان بھی (مع اپنی جماعت کے) مرزا قادیانی کو حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ:

’’پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴)

اخبار الفضل مورخہ ۲۹/جون ۱۹۱۵ء' کلمۃ الفصل ص ۱۰۵' عقائد محمودیہ ص ۱۴' النبوت فی القرآن ص ۴۷ وغیرہ میں امت مرزائیہ نے اپنے گرو مرشد مرزا قادیانی کو صاحب کتاب وتشریعی نبی تسلیم کیا ہے۔ جو قرآن وحدیث کے نصوص صریحہ اور اسلام کے صحیح اصول وعقائد کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے اسلام میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی حرمت وحفاظت پر ناپاک حملہ

اگرچہ مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی باطلہ کی وجہ سے قرآن شریف کا انکار کر کے اس کی عزت وحرمت پر بہت کچھ حملے کیے ہیں، مگر آپ کو اس پر بھی صبر نہ آیا تو صاف صاف یوں گویا ہوئے کہ:

الف...... ’’میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۸۲)[۱]

[۱] مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے’’ اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گذرا ہوگا مجھکو کہا کہ عیسیٰ اب جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آکر قرآن کی غلطیاں نکالے گا‘‘ (ازالہ ۴۸۲) ش۔

ب......''قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں''
(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۴۹۳) [1]

ج......''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ **انا انزلناہ قریباً من القادیان** تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا''
(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

د......''قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں''
(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

سب وعدۂ الٰہی ''**اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ** ''(الحجر ۹) قرآن مجید جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بعینہ اسی طرح بغیر کسی تغیر وتبدل کے اب تک محفوظ و مامون ہے اور قیامت تک بحفاظت باقی رہے گا اور ہر قسم کی غلطیوں و تحریفوں سے اپنے متکلم (اللہ تعالیٰ) کی طرح منزہ ومبرہ ہے اور رہے گا۔ حتیٰ کہ کسی مفسر کی تفسیری غلطیوں سے بھی اس میں غلطی کا امکان محال ہے۔ وہ ایک ایسا خورشید درخشاں ہے جو گرد وغبار سے دھندلا نہیں ہوسکتا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں اس کی

۱ مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے: انہیں معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل (مرزا قادیانی) ہوگا۔ (ازالہ ۴۹۳) ش

غلطیاں درست کرنے کے لیے آیا ہوں، وہ زمین سے اٹھ گیا تھا، اس کو آسمان سے لایا ہوں، یا اسی میں واقعی طور پر یہ تحریفی عبارت ''**انا انزلناہ قریباً من القادیان** ''تحریر ہے۔ سراسر کفر اور قرآن عظیم کی توہین وتحریف ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے موجودہ قرآن مجید میں نہ تو قادیانی کا نام درج ہے اور نہ ''**انا انزلناہ قریباً من القادیان** ''ہے اس لیے ہم تمام مسلمان اس راسخ عقیدہ کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کفر نواز اور شیطانی ہیں اور خود مرزا قادیانی پکے کافر اور نمبری جھوٹے تھے۔ کوئی قادیانی محمودی، لاہوری، تیماپوری، اروپی، نبی بخشی، معراجکی، گناچوری، قابلی، چنگابنگوی ہے؟ جو مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کو واقعات ومشاہدات کی روشنی میں صحیح ثابت کر کے اپنی نمک حلالی کا ثبوت دے گا؟۔ اسی وجہ سے امت مرزائیہ کی نگاہوں میں قرآن کریم کا وقار واحترام نہیں باقی ہے۔ کیوں کہ مرزائیوں کے حکیم الامت حکیم نورالدین قادیانی، خلیفہ اوّل قادیان، کہتے ہیں کہ ناپاکی و جنابت کی حالت میں بھی قرآن کریم پڑھنا جائز ہے لکھتے ہیں کہ:

''جنبی بحالت جنب درود واستغفار بلکہ قرآن کریم بھی پڑھ سکتا ہے''
(مجموعہ نہج المصلی، فتاوی احمدیہ ج ۱ ص ۳۱)

لطف یہ ہے کہ حکیم قادیانی اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے گویا مرزائی شریعت میں قرآن عزیز کا مرتبہ واعزاز مسجد سے کم اور گرا ہوا ہے۔ مرزائیت کے گُرو حکیم نورالدین قادیانی ومہا گُرو ''مرزا قادیانی'' نے قرآن مجید کے ساتھ جو شوخ چشمانہ طلب وتوہین آمیز طریقہ روا رکھا ہے اس کو منتقم حقیقی جل شانہ کی غیرت وحلم نے برداشت نہ کیا اور اس نے مرزا قادیانی (جو کلام اللہ کی غلطیاں نکالنے کے لئے آئے تھے) کے قوت حافظہ کو سلب کر کے نسیان وفراموشی کی بھول بھلیاں میں مبتلا کر دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ:

''حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا'' (ریویو جلد ۲ نمبر ۴، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ صفحہ ۱۵۳)

''اور مجھے مراق ہے۔ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸، اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مرزائیو! کیا مراقی ونسیانی بھی نبی ہوتے ہیں؟۔ اگر ہوتے ہیں تو ایسا بھولکڑ نبی تمہیں مبارک۔ چنانچہ اس مراق ونسیان کا یا خدائی انتقام کا یہ اثر ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنے مصنفات کے اکثر وبیشتر جگہوں میں آیات قرآنی غلط لکھ کر اپنی نبوت ودعاوی باطلہ کو اپنے ہاتھوں دفن کردیا ہے اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی کی وہ نمک خوار امت جو نبوت مرزا کے ثبوت میں زمین وآسمان کے قلابے ملانے اور جھوٹ کو سچ کرنے میں طاق ویکتا ہے۔ اس کو بھی آج تک ان آیات کو تصحیح کرنے کی توفیق اور ابتک یکے بعد دیگرے طباعت و اشاعت کے بعد بھی وہ غلطیاں موجود ہیں۔ چونکہ گرو اور چیلا دونوں کی نگاہوں میں قرآن کریم کی عظمت وحرمت باقی نہیں ہے، اس لیے ان کی صحت وحفاظت کی خدمت قدرتی طور پر چھین لی گئی۔ عبرت! عبرت!! سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ اب کتب مرزا قادیانی سے وہ آیات قرآنی لکھتا ہوں جو قادیانی نے غلط لکھی اور آج تک لکھی ہوئی ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر مرزائی نبوت کی داد دیں گے۔

الفاظ مرزا قادیانی

۱...... و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فأتو بسورة من مثله و ان لم تفعلوا و لن تفعلوا ''

(سرمہ چشم آریہ[1] حاشیہ ص ۱۲ طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۳ء، براہین احمدیہ ص ۳۹۵، ۵۴۶ طبع لاہور، نور الحق ج ا ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

'' وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ ۪ وَ ادۡعُوۡا شُہَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۞ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَ لَنۡ تَفۡعَلُوۡا (سورۃ بقرہ:۲۳)

[1] سرمہ چشم آریہ ص ۱۴ طبع اوّل ریاض ہند پریس امرتسر ۱۸۸۶ء۔ش

الفاظ مرزا قادیانی

۲...... قل لئن اجتمعت الجن و الانس علی ان یاتوا

(سرمہ چشم آریہ[1] ص ۱۱ طبع قادیان دسمبر ۱۹۹۳ء، نور الحق ج ا ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

'' قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا (الاسراء:۸۸)

الفاظ مرزا قادیانی

۳......انزل ذکراً و رسولاً

(ایام الصلح ص ۸۲ طبع قادیان اگست ۱۸۹۸ء)[2]

آیت قرآنی

'' قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اِلَیۡکُمۡ ذِکۡرًا ۙ رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ

(سورۃ طلاق:۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی

۴ ......آمنت بالذی آمنت به بنوا اسرائیل .

(اربعین[3] نمبر ۳ ص ۴۵، سراج منیر حاشیہ صفحہ ۲۶ طبع قادیان مئی ۱۸۹۷ء)

آیت قرآنی

''قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ ''

(سورۃ یونس:۹۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۵...... یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام ۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴ طبع قادیان دسمبر ۱۹۳۴ء)

[1] سرمہ چشم آریہ درحاشیہ ص ۱۳ طبع اوّل ریاض ہند امرتسر ۱۸۸۶ء۔ [2] ایام الصلح مطبوعہ باردوم ص ۸۱ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ [3] اربعین ص ۳۵ دسمبر ۱۹۰۲ء۔ [4] حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء ۔ ش

آیت قرآنی

’’ھَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّآ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ
(سورۃ البقرہ:۲۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۶ ...... جادلھم بالحکمة و الموعظة الحسنة
(نور الحق ج ا ص ۴۶ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ، تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۹۴ تا ۱۹۵)

آیت قرآنی

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَ جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ط (سورہ نحل:۱۲۵)

اس کے علاوہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۵، ایام الصلح ص ۱۶۱، ازالہ اوہام ج ۲ ص ۲۷۵، طبع قادیان ستمبر ۱۹۲۹ء میں آیات قرآنیہ غلط لکھی ہیں۔ ایسے غلط گو وغلط کار انسان کے عجیب و غریب دعاوی پر وہی شخص کان دھر سکتا ہے جو خود گمراہیوں کی گتھیوں میں الجھا ہوا ہو۔ اللہ اکبر! اس غلط کاری وغلط گوئی کے باوجود ادعائے نبوت ورسالت ؎

اللہ رے اس حسن پر یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ملائکہ کے وجود سے انکار

اسلامی دنیا کا ہر فرد اس سے واقف ہے کہ شریعت اسلامیہ فرشتوں کے وجود کو نہ صرف تسلیم کرتی ہے بلکہ جزو ایمان قرار دیتی ہے اور قرآن کریم میں ان کے وجود کے ساتھ نزول وصعود، اترنے وچڑھنے وکارہائے دنیا کے انتظامی امور کی سپردگی کو صاف لفظوں میں بیان کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مزید شرف ملائکہ کو ہی عطا کیا گیا کہ ان کی دشمنی وعداوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دشمنی وعداوت بتائی ہے۔ ذیل کے حوالوں سے ملائکہ کے وجود،

نزول وتقرب کا اندازہ کیجئے۔

۱...... قُلۡ مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِیۡلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلۡبِکَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ (بقرۃ ۹۷)

۲...... مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبۡرِیۡلَ وَ مِیۡکٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ۝ (بقرۃ:۹۸)

۳...... وَ لَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا (ہود:۷۷)

۴...... اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَلَنۡ یَّکۡفِیَکُمۡ اَنۡ یُّمِدَّکُمۡ رَبُّکُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ مُنۡزَلِیۡنَ ۝ (آل عمران:۱۲۴)

ان آیات قرآنیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے اقوال ملاحظہ فرمایئے جس میں ملائکہ کو ستاروں کی ارواح مانتے ہیں اوران کے وجود ونزول سے منکر ہوکر اپنے لئے کفر کی قبر کھودی ہے۔

۱...... ’’جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اُس کی گرمی وروشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اِسی طرح روحانیات سماویہ خواہ اُن کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے اُن کو نامزد کریں۔ یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں‘‘ (توضیح مرام خزائن ج ص ۶۷)

۲...... ’’ ملائکۃ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے‘‘
(خلاصہ: توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۶۶)

۳...... ملک الموت زمین پر نہیں پر نہیں اترتا‘‘ (خلاصہ: توضیح مرام خ ج ۳ ص ۶۶)

۴...... ’’وہ نفوس نورانیہ ملائکۃ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں اوران سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہوتے‘‘
(خلاصہ: توضیح مرام خزائن ۳ ص ۷۰)

۵......جن (ملائکۃ) کونفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں''
(توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۱)

۶ ......''بلاشبہ ان نفوسِ نورانیہ (ملائکۃ اللہ) کا اس میں بھی دخل ہے۔ اسی دخل کی رُو سے شریعت غرّا نے استعارہ کے طور پر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں میں ملائکۃ کا واسطہ ہونا ایک ضروری امر ظاہر فرمایا ہے''
(توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۲)

۷......''جبرائیل کو بھی جو سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح خدا یتعالےٰ سے نسبت رکھتا ہے'' (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۹۲)

ہر مسلمان مرزا قادیانی کے ان ہفوات کو دیکھ کر اس امر کا اقرار کرے گا کہ مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کو اسلام سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعلق نہیں اور نہ ایمان کی روشنی ان کے دماغوں اور دلوں میں موجود ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ برتری کا دعوی

مرزا قادیانی کے مذکورۃ الصدر عجیب وغریب دعاوی نبوت ورسالت وشریعت جدیدہ ہی میں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ (مرزا جی) معاذ اللہ! حضرت سید المرسلین خاتم النبیین کے نہ صرف ہم رتبہ ہیں بلکہ برتر و بہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ وگستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف صاف بیان کیا کہ وہ خصائص و فضائل جس کو قرآن کریم نے صرف ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر دیا ہے ان سب میں مرزا قادیانی انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں۔ یعنی بعض محاسن وفضائل تو ایسے ہیں کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں مگر مرزا قادیانی بغیر شرکت غیر انفرادی حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً: بشارت اسمہ احمد اور آیت هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳) کا صحیح مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر مرزا قادیانی زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مصداق وموصوف نہیں تھے جیسا کہ گذشتہ صفحہ میں بیان میں ہوا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی ہے۔ دیکھئے تحفہ گولڑویہ ج ۱۷ ص ۱۵۳۔

اور اپنے معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ (حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ ص ۷۰، تتمہ ص ۵۰۳) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ پنجم خزائن ۲۱ ص ۷۲) اور ساٹھ لاکھ ...... بلکہ اتنے زیادہ جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہوسکتی (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷)

معلوم ہوا کہ آپ (مرزا جی) کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی گنا بلند ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں ہوئے۔

له خسف القمر المنير و ان لی   غسا القمران المشرقان اتنکر
(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:
''اب خدا تعالیٰ نے میری وحی، میری تعلیم اور میری بیعت کو...... مدار نجات ٹھہرایا ہے'' (اربعین نمبر حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور فرمانبرداری باعث نجات نہیں اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور پرنور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ہے۔

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:
''اتانی ما لم یؤت احد من العالمین (خدا نے مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی'' (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

" لولاک لما خلقت الافلاک (اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا" (حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۱۰۲)

ناظرین! انصاف سے فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان ہفوات کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ .... کافر قرار نہ دیئے جائیں؟ تو بتایئے کہ شریعت اسلامیہ میں وجوہ کفر کیا ہیں؟ اور کافر کون ہے؟۔

اس کے بعد وہ محامد ومحاسن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں؛ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے مخصوص ہیں۔

۱......ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد "
(حاشیہ دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۲۶/۲۲۷)

۲...... وما ارسلنٰک الّا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی خزائن۲۲ص۸۵)

۳......" سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً ط "
(ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۰۷)

۴...... وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔
(اربعین نمبر۳ خزائن ج۱۷ص۳۸۵)

۵......ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔(دافع البلاء ج۱۸ص۲۲۶)

۶...... انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تأخّر۔ (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۱۱)

۷......ما رمَیت اذ رمیتَ ولکن اللہ رمیٰ ۔
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۰۵)

۸...... دَنَا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۔
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۰۷)

۹...... قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۰۸)

۱۰...... اٰثرک اللہ علیٰ کلّ شیءٍ (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۷۰۹)

۱۱...... انّا اعطیناک الکوثر ۔ (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۷۱۳)

۱۲...... اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محموداً ۔
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۱۳)

۱۳...... لعلّک بَاخِعٌ نفسک اَلاّ یکونوا مؤمنین ط ۔
(حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۸۳)

۱۴...... وَاتلُ علیھم مَا اُوحِیَ اِلَیکَ من رَبّکَ (حقیقۃ الوحی ص۷۸)

۱۵...... انّک باعیننا ۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۷۸)

۱۶...... ولنجعلہ آیۃ للنّاس ورحمۃ منّا۔(حقیقۃ الوحی ج۲۲ص۸۶)

۱۷...... زوجناکھا ۔ (اربعین نمبر۲ ج۱۷ص۳۸۳)

۱۸...... الحقّ من ربک فلا تکوننّ من الممترین ۔
(ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۳۰۶)

۱۹...... واللہ یعصمک من الناس۔ (براہین احمدیہ ج۱ص۲۵۰)

۲۰......انا ارسلنا الیکم رَسُوْلاً شَاھدًا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً (حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۱۰۵)

۲۱...... یٰسٓ. انک لمن المرسلین ط علیٰ صراط مستقیم ۔
(حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۱۱۰)

۲۲...... انی جاعلک للناس اماماً (انجام آتھم خزائن ج۱۱ص۷۹)

دراصل یہ تمام آیات قرآنیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں ۔لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان

آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ اللہ مرزا قادیانی بقول خود حضرت افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہیں۔

غالبًا اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابّا مرزا قادیانی کو افضل المرسلین مانتے ہیں اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل ج ۱۵/ نمبر ۹۶، ۹۷ ص ۱۵ کالم ۳، ۱۳/ جون ۱۹۲۸ء جو امت مرزائیہ کا واحد ترجمان ہے لکھتا ہے کہ:

''انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے''

ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کر کے نبوت وشان رسالت کے بجھانے اور مٹانے میں سعی لاحاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ڈبل کافر................ ہے اس لئے مرزا قادیانی اور ان کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

مسلمانو! اگر کوئی ہندو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط وتحمل کی چادر کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہو اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔ لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت اور قادیانیت کے ہاتھوں، افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت وحمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ آپ (خود حفاظتی کی غرض سے) ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو (جیسا کہ وہ مسلمانوں پر تنگ کر رہے ہیں) اُن پر تنگ کر دو؛ اور بتا دو کہ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے (کہ ان سے کسی طرح کا معاشرتی تعلق نہ رکھا جائے تا کہ اُن کے زہریلے جراثیم سے خود کو بچایا جا سکے)

توہین انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا قادیانی (معاذ اللہ! بزعم خود) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے؛ لکھتے ہیں:

۱...... بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اُس نے اِس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء[1] ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے''

(تتمہ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

۲...... آدم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داداست ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۳...... پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا ''

(چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

۴...... '' تکدّرَ ماء السابقین و عیننا الی آخر الایّام لا تتکدّرٗ

گذشتہ انبیاء کے سرچشمے گندے ہوگئے اور ہمارا (مرزا قادیانی کا) قیامت تک گندہ نہیں ہوگا۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰)

۵...... ان قدمی هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة

ترجمہ از مرزا: اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

۶...... اور خدا تعالیٰ میرے لئے اِس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح ؑ کے زمانہ میں وُہ نشان دکھلائے جاتے تو وُہ لوگ غرق نہ ہوتے''

(تتمہ حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۵۷۵)

[1] یہ استثناء صرف دکھانے کے لیے ہے ورنہ اس کی حقیقت گذشتہ صفحہ میں ظاہر ہو چکی ہے۔ مصنفؒ

مرزا قادیانی نے ان تمام حوالہ جات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین وتنقیص کرتے ہوئے اپنے لیےان سے افضلیت و برتری ثابت کی ہے اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا قادیانی اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جاسکے۔ کیوں کہ مرزا قادیانی خودفرماتے ہیں کہ ''توہین انبیاء کفر ہے'' (انوار الاسلام خزائن ج ۹ ص ۳۵)

''سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دے''

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۱۹، البلاغ المبین ص ۱۹، تقریر مرزا مرتبہ اکمل قادیانی)

اب اگر ہم مرزا قادیانی کے فرمودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولہ ہونا ناحق وبے جا ہے۔

ایک نیا انکشاف

اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۴۳/۵۲ ص ۱۲، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء، ۴ جنوری ۱۹۲۷ء میں مرزا قادیانی کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ شائع ہوا ہے جس کے دوشعر اس طرح ہیں۔

اِس (مرزا) کی نگاہ جانفزا اس کا نفس حیات زا

اس کا کلام بے بہا اس کی دعا فلک رسا

ختم نگین اولیاء ظل مہین انبیاء

ساری ادائیں دل ربا نور خدا خدا نما

اس شعر میں مرزا قادیانی کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ''ظل مہین انبیاء'' ہیں یعنی انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والے جتنے لوگ فرعون، ہامان، نمرود، شداد، ابوجہل، ابولہب وغیرہ گذرے ہیں، مرزا قادیانی ان کے ظل وعکس ہیں۔ گویا امت مرزائیہ کا مرزا قادیانی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

غضب کے فتنہ زا ہو اور عدو اولیاء تم ہو

مہین انبیاء ہو اور معین اشقیا تم ہو

اس پر ہم مسلمانوں کا بھی صاد ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق سے ظاہر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی کی بدگوئی

حقائق ومشاہدات کی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور ناقابل انکار ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک اُولوالعزم، ذی اقتدار، محترم نبی اور رسول گذرے ہیں اور قرآن کریم کی آیات واحادیث نبوی نے آپ کی سچی نبوت ورسالت، تقدس وتقرب پر ناقابل رد شہادت دی ہے جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف بلکہ آپ کی محبت وعزت میں سرشار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ناوک زبان سے جہاں باری عزاسمہ کا وجود، افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء علیہم السلام، قرآن کریم وغیرہ زخمی ہوئے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مقدس بھی محفوظ نہ رہ سکا کہ آپ کے دامن تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں اور بدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حلیم سے حلیم شخص بھی دامن صبر وتحمل کے چاک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

مرزائی عذر لنگ

اگر چہ مرزائیت کے نمک خواروں اور کاسہ لیسوں نے اپنے آقا (مرزا قادیانی) کی ان فحش کاریوں اور گندگیوں پر پردہ ڈالنے کی عجیب وغریب ناکام کوششیں کیں مگر اس پر بھی ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' کا ہی مصداق رہا۔

منجملہ ازاں ایک عذر لنگ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان تمام الزامات و اتہامات اس شخص کے متعلق ہیں جس کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور یسوع کے نام سے پکارتے ہیں لیکن قادیانیت کے ان غلاموں یا عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس اختلاف حیثیت و

تبدل سے کسی شخص کی ذات بدل جاتی ہے؟عیسیٰ علیہ السلام وہی ایک شخص ہیں جس کو مسلمان اولوا العزم پیغمبر اور عیسائی (بخیال فاسد) مسیح اور یسوع کہتے ہیں۔ بہر حال اگر مرزا قادیانی نے عیسائیت کی آڑ میں ان فحش کاریوں کا ارتکاب کیا ہے تو اس سے مرزا قادیانی کی پیشانی سے یہ سیاہ داغ دور نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ بہر صورت یہ مرزائی گالیاں عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لیے ہوں گی خواہ وہ کسی دروازے سے آئیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

عالاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے (توضیح مرام خ ج ۳ص ۲۵،تحفۂ قیصریہ ج ۱۲ص ۲۷۲ تا ۲۷۷،ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ص ۳۵۸، کشتی نوح ، ج ۱۹ص ۶۶) میں یسوع مسیح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیا ہے۔لیکن میں مرزائیت کی دہان دوزی (منہ بند کرنے) اور عذرات بادرہ کی بربادی کے لیے اس جگہ مرزا قادیانی کی صرف وہ عبارتیں نقل کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے صاف صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مسیح علیہ السلام و عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نام لے کر صدہا گھناؤنی گالیاں دی ہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا۔ناظرین ملاحظہ فرما کر اخلاق مرزا قادیانی کی داد دیں!

۱...... یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پُرانی عادت کی وجہ سے‘‘(کشتی نوح خزائن ج ۱۹ص ۷۱)

۲......افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اُسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی‘‘

(اعجاز احمدی خ ج ۱۹ص ۱۳۵)

۳......حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔

اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا‘‘

(چشمہ مسیحی خزائن ۲۰ص ۳۴۶)

۴......ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نِکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اِس عُقدہ کو حل کر سکے ‘‘(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۲۱)

۵...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جوان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے‘‘

(اخبار بدر،۴؍مئی ۱۹۰۸ء)

۶......کیا تمھیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے ہجڑہ ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی علمی نمونہ نہ دے سکے‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ص ۲۸)

۷......مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ص ۲۳)

اسکے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ص ۲۵۲ تا ۲۶۳، حقیقۃ الوحی ۱۴۸ تا ۱۵۰، دافع البلاء ۱۳، ۲۰، ۲۱، ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ص ۲۸۹ تا ۲۹۳ میں مرزا قادیانی نے اپنے سڑے ہوئے سنڈاس سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہر ناموس پر پھینکنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے اسلام وانسانیت کو عالم آشکارہ کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر جن کو قرآن کریم نے رُوحُ اللہ ، کلمۃُ اللہ ، رَسُولُ اللہ ، و جَعَلَنِیْ مُبَارَکاً ،سورہ مریم آیت نمبر۳۱ ، وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ، آل عمران آیت نمبر۴۵ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے۔ان کی شان وناموس پر جس بدتہذیبی سے ناپاک وشرمناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام و ایمان خود بہ خود در گور ابطال دفن ہوگیا۔اب اسلامِ مرزائیت کسی دوسرے ضرب وزد کا شرمندہ احسان نہیں رہا۔ البتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ ”توہین انبیاء کفر ہے“ (نورالاسلام خزائن ج ۹ ص۳۵) تاکہ بوقت ضرورت سند رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیائے اسلام کا ہر ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مُردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا ایک عظیم الشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ مائدہ و آل عمران میں صاف صاف موجود ہے۔

لیکن مرزا قادیانی نے جس تمسخر واستہزا سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے اس سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی علیہ ماعلیہ کے دل میں اسلام و ایمان کی بالکل روشنی نہیں تھی اور بد دینی و بے ایمانی سے تیرہ وتار تھا، ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:

۱......عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا...... اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ۱۱ ص ۲۹۰)

۲...... یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا

تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ“

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

۳......اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا“

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۴...... یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

اور لطف یہ کہ خود مرزا قادیانی ایک دوسری جگہ ان پرندوں کی پرواز کو قرآن کریم سے ثابت مانتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ: حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر اُنکا پرواز قرآنِ کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے“ (آئینہ کمالات اسلام خزائن ج۵ ص ۶۸) فرمائیے ایسے متضاد ومختلف اقوال کے قائل بھی نبی ہو سکتے ہیں؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی توہین وتذلیل بلکہ آیات قرآنی کا انکار اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔اس لئے تمام مسلمان اور حق پسند حضرات انصاف وغیرت ایمانی کو سامنے رکھ کر فرمائیں کہ کیا ایسے فرقہ ضالہ ومضلہ کہ جس آیات قرآنی ومعجزات انبیاء علیہم السلام کے پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔اس کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھل سکتا ہے؟ نہیں۔تو پھر کیوں مرزائیت کے کفر میں شک کیا جاتا ہے!۔

حضرت مریم صدیقہ ومطہرہ کی عصمت وطہارت پرناپاک اتہامات

حضرت مریم کی پاک دامنی وعفت مآبی وطہارت شعاری، پرہیزگاری وزاہدانہ و عابدانہ زندگی پرقرآن کریم نے شہادت دی۔اورآپ کوسیدۃ النساء کامعزز لقب عنایت فرمایا۔ذیل کی آیات تلاوت فرمایئے:

۱......وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ (آل عمران:۴۲)

۲......اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (آل عمران:۴۵)

۳......وَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا (انبیاء:۹۱)

۴......وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ (تحریم:۱۲)

ان آیات میں حضرت مریم صدیقہ کی عصمت وطہارت،فضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہےاوراس وجہ سےان لوگوں کا دل جومومن بالقرآن ہیں حضرت مریم کےمحاسن ومناقب سے معمور ہیں۔لیکن مرزا قادیانی نے جس بے باکی وگستاخی سے مریم صدیقہ کے دامن عصمت کوداغ دار بنانے کی کوشش کی ہےاس کودیکھ کرایک مسلمان لرزہ براندام ہوجاتا ہےاورمرزائیت کےایمان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھری ہوئی نظرآتی ہیں۔

(۱)......’’افغان یہودیوں کی طرح نسبت اورنکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کواپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اوراختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا مثلاً صدیقہ کااپنےمنسوب یوسف کیساتھ اختلاط کرنا

اوراس کےساتھ گھر سے باہر چکرلگانااس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے‘‘

(خلاصہ حاشیہ ایام الصلح خزائن ج۱۴ص۳۰۰)

(۲)......’’میں تو اُسکے(حضرت مسیح علیہ السلام)کے چاروں بھائیوں کی بھی عزّت کرتا ہوں۔کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔نہ صرف اِسی قدر بلکہ مَیں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کوبھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔اور مریم کی وہ شان ہےجس نے ایک مدّت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔پھر بزرگان قوم کےنہایت اصرار سے بوجہ حمل کےنکاح کرلیا۔گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکرنکاح کیا گیااوربتول ہونے کےعہدکوکیوں ناحق توڑا گیااور تعدداز واج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔یعنی باجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔مگرمَیں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جوپیش آگئیں‘‘

(کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۸)

(۳)......’’کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کےساتھ بائیس برس کی مدّت تک نجّاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں‘‘۔

(ازالۃ الاوہام خزائن ج۳ص۲۵۴)

(۴)......’’یسوع مسیح کے چار۴ بھائی اور۲ دوبہنیں تھیں۔یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اورحقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اورمریم کی اولادتھی‘‘۔

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۸)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے جس دریدہ دہنی واتہام طرازی سےحضرت مریم صدیقہ علیہاالسلام کی عصمت وناموس پرحملہ کیاہےجس سےمرزا قادیانی کی ایمانی کیفیت خودبہ خودروشن ہورہی ہےاورمرزائیت کےکفروارتداد میں یہ شہادت کافی سےزیادہ ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں
مرزا قادیانی کی گستاخیاں

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی جلالت قدر عظمت و مرتبت اس قدر اظہر من الشمّس ہے کہ نہ محتاج دلیل ہے اور نہ کسی مسلمان کا دل آپ کی محبت و رفعت سے ویران ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی کے تیر وسناں سے کسی مقدس گروہ و مقدس ہستی کی عزت و آبرو محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لئے یہ غیر ممکن تھا کہ مرزا قادیانی حضرت ممدوح الصدر کی توہین و تذلیل سے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ نے جن الفاظ میں حضرت ممدوح کو یاد کیا ہے آپ کے (نام نہاد) اسلام کے لئے قطعی فیصلہ ہے۔ لکھتے ہیں:

(۱)...... کربلائے است سیرِ ہر آنم   صد حسین است درگریبانم
(نزول المسیح خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

(۲)......اے قوم شیعہ اِس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۳۳)

(۳)...... و قالوا علی الحسنین فضّل نفسه   اقول نعم والله ربّی سیظهر
''انہوں نے کہا کہ اس (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا مَیں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا''۔
(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۶۴)

(۴)...... و شتان ما بینی و بین حسینکم   فانی اوید کل اٰن و انصر
اور مجھ میں اور تمھارے حسین میں بہت فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر وقت

خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(۵) ''واَمّا حسین فاذکروا دشت کربلا ۔ الی هذه الایّام تبکون فانظروا
مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔
(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۸۱)

(۶) و والله لیست فیه منی زیادة   وعندی شهادات من الله فانظروا
اور بخدا اُس (امام حسین) میں مجھ سے کچھ زیادہ (فضیلت) نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔ (خ ج۱۹ص۱۹۳)

(۷) وانی قتیل الحب لکن حسینکم   قتیل العدی فالفرق اجلی و اظهر
اور میں خدا کا کُشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کُشتہ ہے پس فرق کُھلا کُھلا اور ظاہر ہے۔ (ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج۱۹ص۱۹۳)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تا کہ آپ کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ لکھتے ہیں:

''غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے''
(مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۴۵)

اس لیے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے خارج از ایمان ہوئے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء و مقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ مرزا قادیانی ان ارشادات گرامی واحادیث نبوی پر جو مسلمانوں

کے لیے حرز جان و رہنمائے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ (مرزاجی) کے اخلاق الفاظ بغیر کسی فرق و امتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں۔

۱......جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر ردّ کرے" (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۵۱)

۲......اور دُوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں"

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ ص ۱۴۰)

۳......ہم تو ابتک یہی سمجھتے تھے کہ حَکَم اُسکو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کیلئے اُس کا حُکم قبول کیا جائے اور اُس کا فیصلہ گو وُہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے" (اعجاز احمدی خ ج۱۹ ص ۱۳۹)

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی شہادت لکھتے ہیں کہ:

۴......"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ تمھاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔ مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا ہے اور احادیث انسانی روایت ہیں"

(الفضل نمبر۲ ج ۱۸ ص ۹ ۳/۹ جولائی ۱۹۳۰ء)

ناظرین! وہ احادیث و ارشادات جو مسلمانوں کے لیے رہنمائے ایمان ہیں اور جن کی عظمت و جلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر کسی فرق و امتیاز کے (مرزاجی) موضوع قرار دیتے ہیں بلکہ ردی کی ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔ فرمائیے کیا یہ احادیث کا توہین آمیز انکار نہیں ہے؟ اور کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر حملہ نہیں ہے؟ بیشک ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی مع اپنے بال وپر کے اسلام سے خارج ہیں۔

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری و رسالت محمدی کلام الٰہی و دیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے ہیں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و بزرگان عظام کے محمود و مسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف ہیں اور ہر اس باطل و شیطانی قوت کو جو قرآن کریم و احادیث و طریقہ صحابہ و ائمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں۔ چنانچہ اسی نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دکان چمکانے کے لئے کیے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے پامال و روندنے میں سرگرم عمل نظر آرہا ہے۔ ایسے شیفتگان (عاشقان) محمدؐ و وابستگان اسلام کی مجموعی تعداد تمام دنیا میں مرزا قادیانی کے نزدیک نوّے کروڑ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۰۰) اور امت مرزائیہ کے نزدیک ۶۹ کروڑ ساٹھ لاکھ ستر ہزار چھ سو تینتیس ہے۔ (ریویو ماہ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۳)

مرزائیو! **احدکما کاذب**۔ ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، لیکن مرزا قادیانی ان نوّے کروڑ یا ۶۹ کروڑ مسلمانوں و مومنوں کو جو حقیقی دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں محض اس وجہ سے کہ اُن کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں بیک جنبش قلم کافر و جہنمی قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:

۱......"کفر دو قسم پر ہے (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دُوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجّت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں

بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اِس لئے کہ وُہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۲...... ’’ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے‘‘ (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

۳...... ’’بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے‘‘
(نہج المصلی ج ۱ ص ۳۰۸، منقول از تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵)

۴...... ’’اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مُفتری ٹھہراتا ہے تو وُہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

۱...... ’’جو حضرت (مرزا) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے‘‘
(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۴ تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰/ اپریل ۱۹۱۱ء)

۲...... ’’آپ (مسیح موعود) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے‘‘
(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۴ تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴/ اپریل ۱۹۱۱ء)

۳...... ’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں میرے یہ عقائد ہیں۔
(آئینہ صداقت ص ۳۵)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کے مصنوعی وخود ساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے تو اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ توحید باری و رسالت نبی و دیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں وہ ایک بے کار اور لاشئ ہیں کیوں کہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے۔

کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھ کر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزارہا اولیاء، اقطاب، ابدال، صوفیا، مشائخ علماء کو مرزائیت کے تیر کفر سے زخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لیے مرزائیت کفر کے اُس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے جہاں سے اس کو سوائے کفر کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے، **كلُّ اناء يترشّحُ بِمَا فيه۔**

مرزائیوں کی بناوٹی صورت سے دھوکہ نہ کھائیں

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، قرآن کریم پڑھتے ہیں دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی، تندہی سے ہندوستان و دیگر ممالک انگلستان، امریکہ وغیرہ میں کر رہے ہیں اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ اس میں حصہ نہیں لے رہا ہے، اس لیے ان کو کافر بے ایمان کہنا تنگ نظری، فرقہ پرستی وتعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند اور محافظ اسلام بھی کافر و بے ایمانوں میں شمار کیے جائیں گے تو نہیں معلوم مسلمان کس طبقہ میں آباد ہیں۔ نہیں معلوم یہ فریب آمیز غلطی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال و افعال سے اخذ کیا ہے یا قادیانیوں کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہیں جو اپنے گندے عقائد کے پوشیدہ رکھنے کے لیے کیا گیا ہے۔

اہل قبلہ کو کافر کہنے کے اسباب

موخر الذکر کی تائید حالات و واقعات کر رہے ہیں اس لیے میں اُن مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں جو اب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل مانتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کر کوشش کرتا ہے لیکن اسلام کے بنیادی امور وضروری عقائد مثلاً حشر و نشر توحید وختم نبوت کا منکر ہے یا اس میں کچھ ایسی تاویل توجیہہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات وعلامات کفر ہیں۔ مثلاً بت پرستی، اہانت انبیاء، احکام شرعی کی تضحیک وتوہین تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے اور حضرت مولانا انور شاہ صاحب مدظلہ العالی نے ان تمام عبارات و اقوال کو اپنی کتاب ''اکفار الملحدین'' میں جمع کر دیا ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

۱......ولا نزاع فی کفر اھل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم و نفی الحشر و نفی العلم بالجزئیات و نحو ذالک و کذا بصدور شئ من موجبات الکفر عنه .

(شرح مقاصد ج۲ ص ۲۶۸ تا ۲۷۰، از اکفار الملحدین ص ۷ طبع کراچی)

۲......فمن انکر شیأ من ضروریات لم یکن اھل القبلة ولو کان مجاھداً بالطاعات و کذا من باشر شیأ من امارات التکذیب کسجود الصنم والاھانة بامر شرعی والاستھزاء علیه فلیس من اھل القبلة '' (ردالمحتار از اکفار الملحدین ص ۱۱)

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی و بجا آوری دائمی طور پر کرتا ہو لیکن حدوث عالم، قیامت، توحید الٰہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر، توہین انبیاء وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں۔ ملخصاً۔

اب ان مرزائیوں کے عقائد و اعمال نامہ کو دیکھنا چاہیئے جو بظاہر نہ صرف مسلمان کہلاتے ہیں بلکہ ایمان و اسلام کے واحد اجارہ دار ہیں کہ اس میں کفر کی گندگی تو نہیں بھری ہوئی ہے؛ تو اس کے لئے میں ناظرین سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالئے جس میں مرزائی عقائد کے چند ایسے نمونے دکھلائے گئے ہیں جس میں توحید الٰہی وختم نبوت، وجود ملائکہ کے انکار اور انبیاء علیہم السلام وسید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کا ایک شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لیے مرزائیوں کا یہ ظاہری ایمان واسلام اور اس کی اشاعت ان کو گہوارۂ کفر سے نکالنے میں کچھ بھی موثر نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ اگر کسی گلاس کے صاف شفاف ٹھنڈے پانی میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈال دیا جائے تو اس پانی کی صفائی اور ٹھنڈک وشیرینی اس کو نجاست سے باہر نہیں کر سکتی، اسی طرح مرزائیوں نے جو اپنے عقائد کی گندگی اسلام میں ڈال دی ہے اسکی وجہ سے خود ان کا ہی ایمان واسلام گندہ ونجس ہو کر رہ گیا ہے۔ اور تاوقتیکہ اپنے گندے عقائد سے تائب نہ ہوں دنیائے کفر میں ان کی موت زیست رہے گی۔

ممکن ہے کہ فرنگیت ونئی روشنی کے دلدادگان اس رسالہ کو (جو کفریات مرزا کا آئینہ ہے) دیکھ کر علماء حق پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں اور ان کی یہ بدگمانی وغلط فہمی کہ علماء شب وروز تکفیر بازی کے مکروہ مشغلہ میں مصروف رہتے ہیں کہیں یقین کی صورت نہ اختیار کرے۔ لہٰذا ایسے مسلم دوستوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ آپ حضرات بلا تامل اپنے متاع اخلاق کو علماء حق کی شان میں گستاخی کر کے ضائع کرتے ہیں۔ کیوں کہ علماء حق جب کسی کو کافر بے ایمان، خارج از اسلام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص جو

اپنے افعال واقوال کے باعث کافر بن چکا دنیائے اسلام میں اس کے کفر کو ظاہر کرتے اور بتاتے ہیں۔

الغرض علمائے حق از خود کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کے کفر کو عیاں کرتے ہیں۔ مثلاً مرزائیوں کے عقائد باطلہ وکفریات کو ظاہر کر کے دنیائے اسلام پر یہ امر روشن کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان قادیانی، اپنے عقائد واعمال کے سبب حدود اسلام سے باہر ہو چکے ہیں۔ ان کے دام فریب میں مت آؤ۔ اور ان کے ظاہری اسلام سے دھوکہ مت کھاؤ اور بس!

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خادم الاسلام

نور محمد خاں

مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۲۴؍ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ

تمّت بالخیر

قادیانی گروہ اسلام سے خارج ہے

امامِ حرم (مکہ مکرمہ) شیخ محمد بن عبداللہ السبیل

کا تازہ

فتویٰ

ناشر

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

Khatme Nubuwwat Academy
387 Katherine Road Forest Gate
London E7 8LT
United Kingdom
Ph: 020 84714434

الاستفتاء

سماحة الشیخ علامه محمد بن عبداللّٰہ السبیل حفظه الله

السلام علیکم و رحمة الله بر کاته‘

میں آپ سے قادیانی جماعت (جس کے عقائد درج ذیل ہیں) کے بارے میں شرعی فتویٰ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

قادیانی فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی جس نے حضور خاتم النبیّین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا ہے کی پیروی کرتا ہے اور یہ فرقہ یورپ کے کچھ لوگوں کو اپنی نمازوں، عبادت گاہوں اور اسلامی اصطلاحات کو استعمال کر کے دھوکہ دیتا ہے اس سلسلہ میں آپ کا وضاحتی بیان قادیانیوں کے منہ بند کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ اس گروہ کے متعلق شرعی حکم وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین صلہ عطاء فرمائیں۔

سائل

عبدالرحمٰن باوا

(رئیس ختم نبوت اکیڈمی لندن)

۱۴۲۶/۳/۱ھ

Khatme Nubuwwat Academy

387 Katherine Road, Forest Gate, London, E7 8LT, United Kingdom

Phone: 020 8471 4434, Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404 Email: khatmenubuwwat@hotmail.com

Date: ____________

بسم الله الرحمن الرحيم

سماحة الشيخ العلامة محمد بن عبدالله السبيل حفظه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد:

اعرض على سماحتكم بأن القاديانية فئة تتبع المرزا غلام احمد القادياني مدعي النبوة بعد خاتم النبيين محمد صلى الله عليه وسلم وقد تخدع بعض الناس في اوربا في صلواتهم ومعابدهم وباستخدام المصطلحات الإسلامية وكلمتكم في الايضاح مقنع لأمثال هؤلاء فنرجو منكم ايضاح حكم الإسلام في هذه الفئة جزاكم الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء

مخلصكم (عبد الرحمن باوا)

رئيس اكاديمية ختم النبوة بلندن

١٤٢٦/٣/١م

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وبعد:

فإن المدعو مرزا غلام أحمد القادياني كان قد ادعى النبوة وزعم أنه يوحى إليه وأنكر أموراً معلومة من الدين بالضرورة، وقد حذر العلماء في الهيئات العلمية والمجامع الفقهية بالمملكة والباكستان وغيرهما في التحذير منه ومن طرقه وبيان أنها خارجة عن دين الإسلام وأن أتباعه على غير دين الإسلام وقد كتبنا رسالة مستقلة بعنوان (الايضاحات الجلية في الكشف عن حال القاديانية) وقد طبع باللغة العربية واللغة الاوردية، بينا فيها شبهاتهم والرد عليها من كتاب الله وسنة رسوله وأوردنا فيها ما صدر من فتاوى وقرارات من علماء الدول الاسلامية في التحذير منهم وبيان خروجهم عن الاسلام. نسأل الله أن يردهم الى دين الاسلام ويرينا وإياهم الحق حقا ويرزقنا اتباعه وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين. وكتبه

محمد بن عبدالله السبيل

[illegible]

محمد بن عبدالله بن سبيل الإمام والخطيب والمدرس بالمسجد الحرام

الجواب

الحمد للّٰہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللّٰہ

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس کی طرف وحی ہوتی ہے اور اس نے دین کے ایسے بنیادی عقائد کا انکار کردیا جن پر ایمان لانا ضروری تھا، پاکستان اور سعودی عرب کے علمی مراکز اور فقہی اداروں کے علماء نے قادیانی گروہ کے جال میں پھنسنے سے خوب ڈرایا ہے، ان علماء نہ یہ بھی واضح کردیا ہے کہ یہ گروہ دین اسلام سے خارج ہے اور اسکے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اس سلسلہ میں ہم نے ایک مستقل رسالہ ''الایضاحات الجلیۃ فی الکشف عن حال القادیانیۃ'' (جھوٹے بنی کی سچی کہانی) کے نام تحریر کیا ہے جو کہ عربی اور اُردو زبان میں چھپ چکا ہے۔ اس رسالہ میں ہم نے قادیانیوں کے شبہات اور انکے جوابات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے خوب وضاحب کے ساتھ بیان کردیئے ہیں۔ اس میں ہم نے قادیانیوں کے بارے میں اسلامی مما لک کے علماء کے صادر ہونے والے فتاواجات اور قرار دادیں بھی جمع کردی ہیں۔ جن میں قادیانیوں سے محتاط رہنے کی تاکید کی گئی ہے اور ان کے خارج از اسلام کی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انہیں دین اسلام کی طرف لوٹائے ہمیں اور ان لوگوں کو راہِ حق دکھائے اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق بخشے (آمین)

وصلی اللّٰہ وسلم علیٰ نبینا محمد و علیٰ اٰلہ و صحبہ اجمعین.

تحریر کنندہ

محمد بن عبداللہ السبیل

امام وخطیب مسجد حرام (مکہ مکرمہ)

۱۴۲۶/۳/۲ھ